___/___/202   Day:______

سوال نمبر 3۔
میدانِ جنگ میں ایک سپہ سالار کی حیثیت سے نبی اکرمؐ کے کردار کا ایک جامع خاکہ پیش کریں۔

تعارف

نبی اکرمؐ کی زندگی کے جامع تعلیمات انسان کو ان کے ہر عمل اور ہر لمحے سے آگاہ کرتی ہے۔ آپؐ نے اپنی زندگی میں کئی ایک جنگوں میں حصہ لیا اور ہر ایک موقع پر اپنی دانا اور دانشمندانہ حکمت عملیوں سے مسلمانوں کو فتح بخشی۔ بحیثیت سپہ سالار پیغمبر اکرمؐ نے جو اقدامات لئے وہ آپؐ کے اعلیٰ کردار اور کی کھول پیش کرتے ہیں۔ جنگِ بدر سے لے کر جنگِ تبوک تک آپؐ نے اپنی جنگی حکمت عملیوں سے ریاست مدینہ اور اس کے باشندوں کو محفوظ رکھا۔

پیغمبر اکرمؐ بحیثیت سپہ سالار

پیغمبر اکرمؐ نے اپنی مبارک زندگی میں تقریباً 27 غزوات میں شرکت فرمائی۔ آپؐ نے ہر ایک جنگ میں مسلمانوں کو وہ حکمت عملی سکھائی جس سے ان کو کامیابی ملتی رہی۔ آپؐ نے بجائے اس کے کہ کفار و مشرکین نے آپؐ پر بے انتہا ظلم کیا تھا کبھی بھی اپنی انا کی خاطر اور اپنا بدلہ پورا کرنے کے لئے جنگ نہیں لڑی بلکہ ہمیشہ اسلام کی بقا کی خاطر جنگ کا اعلان

___ /___ /202 Day:______

کیا۔ یہاں اس بات کا ذکر بھی ضروری ہے کہ آپؐ نے جنگ سے پہلے ہمیشہ ان تمام طریقوں کو اپنایا جن سے جنگ کو روکا جا سکتا ہو۔ جنگ ہمیشہ آپؐ کی آخری حکمتِ عملی ہوتی تھی۔ اس کے باوجود جنگ کا اعلان ہو جانے کے بعد آپؐ نے وہ راہنما جنگی اور جہاد کے اصول اپنائے ہیں جو اس سے پہلے کسی نے نہیں اپنائے۔

نبی کریمؐ کے جہاد/جنگ کے اصول

(i) اپنی فوج سے صلاح و مشورہ

آپؐ کے راہنما جنگی اصولوں میں سب سے اہم اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنا تھا۔ آپؐ نے کبھی بھی خود کو سب سے اعلیٰ ولیڈر سمجھ کر من مانا فیصلہ نہیں کیا۔ اس کی مثال جنگِ بدر کے موقع پر ملتی ہے جب آپؐ مدینہ کے اندر رہ کر جنگ کرنا چاہتے تھے جبکہ صحابہ کرام کا مشورہ تھا کہ مدینہ سے باہر جنگ کی جانی چاہیے۔ آپؐ نے صحابہ کرام کے مشورہ کو مان کر جنگ کے لئے مدینہ سے باہر جگہ کا انتخاب کیا۔

(ii) صلح کو جنگ پر فوقیت دینے کی تعلیم

آپؐ نے قرآنی تعلیمات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہمیشہ اپنی فوج کو صلح کرنے کی تعلیم دی۔ آپؐ نے بارہا یہ

احکامات جاری کئے کہ اگر دشمن کی فوج صلح کرنے پر آمادہ ہوتی ہے اور اس کا مطالبہ کرتی ہے تو تم لوگ جنگ کی طرف نہ بڑھنا اور ان کے ساتھ صلح کر لینا۔ قرآن مجید بھی اس کے بارے میں واضح ہدایات دیتا ہے:

"اگر وہ صلح کی طرف راغب ہوں تو آپ بھی ان سے صلح کر لیں۔"
(القرآن)

(iii) غیر اہلِ قتال کے حقوق پر زور

غیر اہلِ قتال وہ افراد ہیں وہ جو جنگ میں شریک نہیں ہوتے یعنی دشمن کی فوج کا حصہ نہیں ہوتے۔ آپ ﷺ نے ان کے بارے میں جنگِ خیبر کے موقع پر فرمایا:

"قیام اس جگہ کرنا جہاں بستی والوں کو تمہاری وجہ سے تکلیف نہ ہو۔ بوڑھوں، عورتوں اور بچوں پر ہرگز تلوار نہ اٹھانا۔ گوشہ نشینوں، عبادت خانوں میں بیٹھنے والوں کو بھی نہ چھیڑنا۔"

(iv) اسیرانِ جنگ کے حقوق

آپ ﷺ نے بحیثیت سپہ سالار اسیرانِ جنگ کو قتل کرنے سے منع کیا اور ان کے ساتھ نرمی کا سلوک کرنے کا حکم دیا۔ مختلف جنگوں میں آپ ﷺ نے قیدیوں

کو باعزت اور باوقار طریقے سے کسی ایسے کام پر لگایا
جو ان کی صلاحیتوں کے مطابق ہوتا تھا جیسے بچوں
کو تعلیم دینا اور ریاستی امور میں مدد کرنا۔ قیدیوں
کے حقوق سے متعلق آپؐ نے فرمایا:
"کسی مجروح پر حملہ نہ کیا جائے، کسی بھاگنے
والے کا پیچھا نہ کیا جائے، کسی قیدی کو قتل
نہ کیا جائے اور جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر
لے وہ امان میں ہے۔"

(vi) اہلِ قتال کے حقوق

آپؐ نے غیر اہلِ قتال کے ساتھ ساتھ اہلِ قتال
کے بھی حقوق دیئے۔ اسلام سے پہلے لڑائی جنگوں میں
فوجیوں کے ساتھ جو کچھ ہوتا تھا وہ انتہائی ظالمانہ
اور جابرانہ رویہ تھا۔ لیکن آپؐ نے اس عمل کے خلاف
اقدامات لئے اور اپنی فوج کو مندرجہ ذیل ہدایات
دی:

اہلِ قتال کو آگ سے نہ جلایا جائے۔
ان کو باندھ کر مارنے سے منع کیا گیا۔
ان کے اعضاء کاٹنے سے منع کیا گیا۔
مرنے والوں کا چہرہ مسخ کرنے کی ممانعت۔

(vii) قتلِ سفیر کی ممانعت

آپؐ نے تمام جنگوں میں دوسرے ممالک کے
سفیروں کو مارنے اور ان کو نقصان پہنچانے سے منع فرمایا

ایک مرتبہ مسلیمہ کذاب کا قاصد عبادہ بن حارث اس کا
گستاخانہ پیغام لے کر آپؐ کے پاس حاضر ہوا۔ آپؐ نے
پیغام سن کر فرمایا
"اگر قاصدوں کا قتل ممنوع نہ ہوتا
تو میں تمہاری گردن اڑا دیتا۔"

(vii) بدنظمی و انتشار کی ممانعت

پیغمبر اکرمؐ نے مسلمانوں کو ہمیشہ ان ہدایات کے
ساتھ میدان جنگ میں بھیجا کہ ان کو وحشیانہ اعمال
سے گریز کرنے کی تاکید کی۔ ان کو سختی سے منع کیا کہ کسی
بھی قسم کی بدنظمی اور انتشار ان جگہوں پر نہ پھیلایا
جائے جہاں عام آبادی مقیم ہو۔ اسی وجہ سے آپؐ نے
فرمایا
"جو کوئی منزل کو تنگ کرے گا اور راہگیروں
کو لوٹے گا اس کا جہاد نہیں ہوگا۔"

(viii) غفلت میں حملہ کرنے سے احتراز

آپؐ نے کبھی دشمن پر رات کے اندھیرے یا
اس وقت میں حملہ نہیں کیا جب وہ غافل ہو۔ یہ ایک
باہمت سپہ سالار کی خوبی ہوتی ہے کہ وہ اپنے دشمن
پر بھی تب حملہ آور ہوتا ہے جب وہ جنگ کرنے کے لئے تیار ہو۔
اس لئے آپؐ ہمیشہ فجر کی نماز کے بعد حملہ کرتے تھے اور اس
میں اپنے لشکر کو یہ ہدایت دیتے تھے کہ پیچھے سے
حملہ نہ کیا جائے۔

Scanned with CamScanner

___/___/202   Day: ____

(ix) تباہ کاری کی ممانعت

نبی کریم ﷺ نے بحیثیت سپہ سالار یہ ہدایات جاری کی تھی کہ کسی بھی ایسی چیز کو نقصان نہ پہنچایا جائے جو مسلمان فوج کے رستے میں رکاوٹ نہ ہو۔ آپ ﷺ نے جاندار اور بے جان دونوں کے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے یہ حکم دیا کہ جانور، حتیٰ کہ لاوارث اور یہاں تک کہ پودوں اور درختوں کو بھی نقصان نہ پہنچایا جائے۔ آپ ﷺ نے کھیتوں کو تباہ کرنے سے بھی سختی سے منع فرمایا۔ اس بارے میں قرآن مجید بھی فرماتا ہے کہ

"جب وہ حاکم بنتا ہے تو کوشش کرتا ہے زمین میں فساد پھیلائے، فصلوں اور نسلوں کو برباد کرے مگر اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔"
(البقرہ: 205)

خلاصہ بحث

پیغمبر اکرم ﷺ کی جنگی اصولوں کا جائزہ لینے کے بعد اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ نہ صرف اپنی نجی زندگی بلکہ اپنی سماجی زندگی میں بھی ایک بہترین نمونہ تھے۔ آپ ﷺ نے میدان جنگ میں بھی ان حقوق کا خیال رکھا جن کا حکمران عموماً بھی اطلاق کرنے سے جھجکتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ آپ ﷺ کی ذات انسان کے لئے ہر ہر موقع پر ایک نمونہ ہے، چاہے وہ جنگ کی حالت ہو یا امن۔